باب۔۴۶

وصیت

[كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ - فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ(البقرة: ۱۸۰اور۱۸۱)]

حدیث۲۵۵۵: فرمانِ نبیؐ ہے کہ "کسی مسلمان کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال ہو تو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ وصیت لکھے بغیر دو شب بھی گذارے"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث۲۵۵۶: رسول اکرمؐ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا، نہ کوئی غلام، نہ لونڈی اور نہ کوئی چیز سوائے اپنے خچر، اسلحہ اور زمین کے جس کو آپؐ نے صدقہ کر دیا تھا۔ راوی: عمرو بن حارثؓ۔

حدیث۲۵۵۷: میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے پوچھا کہ کیا آنحضرتؐ نے کوئی وصیت کی تھی؟ انھوں نے کہا، نہیں۔ میں نے کہا، پھر لوگوں پر وصیت کیوں فرض کی گئی؟ انھوں نے جواب دیا، نبی معظمؐ نے قرآن کریم پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔ راوی: مالک طلحہ بن مصرفؓ۔

حدیث۲۵۵۸: لوگوں کا کہنا تھا کہ آنحضورؐ نے حضرت علیؓ (کی خلافت کے لیے) کے لیے وصیت کی تھی۔۔۔ اس بات پر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں تو رسول مکرمؐ کو اپنی گود سے تکیہ لگائے ہوئے تھی۔ آنحضرتؐ نے پانی کا طشت مانگا اور میری گود میں جھک گئے اور مجھے معلوم بھی نہ ہوا کہ آپؐ کی وفات ہو گئی۔۔۔ بتاؤ! آپؐ نے کب وصیت کی؟ راوی: اسودؓ۔

حدیث۲۵۵۹: میں مکہ میں تھا کہ بیمار ہو گیا۔ میری عیادت کے لیے آنحضرتؐ تشریف لائے۔ آپؐ اس بات کو بہتر نہیں جانتے تھے کہ جس مقام سے ہجرت کی ہو وہاں موت آئے۔ چناں چہ حضورؐ نے میرے لیے دعا فرمائی "اللہ ابن عفراء پر رحم کرے"۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر جاؤں؟ (اس وقت تک سعدؓ کی صرف ایک صاحبزادی تھیں)۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا نصف کی؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا تہائی کی؟ فرمایا، ہاں ثلث کے لیے مضائقہ نہیں، اور ثلث بھی

بہت ہے۔۔۔وارثوں کو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے کہ انھیں مالدار چھوڑ جاؤ۔اور تم جو کچھ بہ غرض ثواب کروگے تو وہ صدقہ ہے، یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں اٹھا کے دو، وہ بھی صدقہ ہے۔راوی: سعد بن ابی وقاصؓ۔

حدیث ۲۵۶۰: کاش لوگ وصیت کے مسئلے میں ربع تک آجاتے! کیوں کہ رسول مکرمؐ نے فرمایا تھا، ثلث کے لیے مضائقہ نہیں، اور ثلث بھی بہت ہے۔راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۵۶۱: (سعد بن ابی وقاصؓ کو وصیت سے متعلق آنحضرتؐ کا حکم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۵۹۔راوی: عامر بن سعد ابی وقاصؓ۔

حدیث ۲۵۶۲: (عتبہ بن ابی وقاصؓ کی اپنے بھائی سعدؓ کو وصیت اور اس پر نبی کریمؐ کا فیصلہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۲۶۔راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۶۳: ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔رسول اکرمؐ کے سامنے اُس یہودی کو لایا گیا۔جب اُس سے پوچھا گیا تو اُس نے اقرار کر لیا۔اِس پر آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ (قصاص میں) اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔چناں چہ ایسا ہی کیا گیا۔راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۵۶۴: ابتداے اسلام میں یہ دستور تھا کہ مال، اولاد کا ہے اور اس کے لیے وصیت کرنی چاہیے۔۔۔ پھر اللہ نے حکم دے کر مرد کا حصہ عورت سے دگنا کر دیا، ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ، بیوی اگر اولاد والی ہو تو آٹھواں حصہ اور اگر اولاد والی نہ ہو تو چوتھا حصہ، اور شوہر کے لیے اگر اولاد نہ ہو تو آدھا حصہ اور اگر اولاد ہو تو چوتھا حصہ مقرر کر دیا۔راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۵۶۵: کسی نے رسول مکرمؐ سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تمھاری تندرستی کے زمانے میں جب کہ تمھیں دولت کی حرص ہو، سرمایہ داری کی خواہش ہو، اور تنگ دستی کا خوف ہو، تو اُس وقت صدقہ کرو۔۔۔صدقے میں ایسی تاخیر نہ کرو کہ مرنے کے قریب ہو جاؤ اور وصیت کرنا پڑ جائے۔کیوں کہ وہ ترکہ تو وارث کا ہی ہو گا۔راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۳۴)۔

حدیث ۲۵۶۶: (منافق کی علامتیں): یہ مکرر حدیث ہے۔دیکھیں حدیث ۲۲۹۷ اور ۲۵۰۴۔راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۵۶۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ مال ایک سبز شیریں چیز ہے۔جو اسے بغیر حرص کے لے گا اس کے لیے اس میں برکت ہے۔اور جو اسے لالچ کے ساتھ مانگے گا اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہے۔اور فرمایا، اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے)

سے بہتر ہے۔۔۔ رسول اللہ کے اس فرمان کے بعد میں نے مرتے دم تک کسی سے سوال نہیں کیا۔ راوی: حکیم بن حزامؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۸۵)۔

حدیث ۲۵۶۸: (ہر شخص نگران ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۵۰ اور ۲۳۸۷۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۵۶۹، ۲۵۷۰: ابو طلحہؓ نے آنحضرتؐ کے حکم پر اپنے باغ کو اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ آیت، وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ، [یعنی اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ(الشعراء:۲۱۴)] کے نازل ہونے پر نبی معظمؐ نے فرمایا، "اے گروہ قریش! اے بنی عبد مناف! اے عباس بن عبد المطلب! اے صفیہ! اور اے فاطمہ بنت محمد! تم اپنی جانوں کو بچاؤ۔ میں تمھیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ راویان: اسحاق بن عبد اللہؓ اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰنؓ۔

حدیث ۲۵۷۱، ۲۵۷۲: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قربانی کے جانور پر سواری کرنا بالکل جائز ہے۔ راویان: انسؓ اور ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۵۸۳، ۱۵۸۴)۔

حدیث ۲۵۷۳: سعد بن عبادہؓ، نبی مکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو چکا ہے، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ انھوں نے اسی وقت حضورؐ کو گواہ بنایا اور اپنا باغ صدقہ کیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۵۷۴: میں نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا کہ میری توبہ قبول ہونے کے شکر میں، میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، "کچھ مال اپنے لیے بھی رکھو تو تمھارے لیے بہتر ہے"۔ چناں چہ وہ حصہ جو خیبر میں تھا میں نے اسے اپنے لیے رکھ لیا۔ راوی: کعب بن مالکؓ۔

حدیث ۲۵۷۵: عزیز دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو وارث ہوں اور دوسرے وہ جو وارث نہ ہوں۔ وارث کو دینا واجب ہے اور غیر وارث کو نرمی سے بتا دینا چاہیے کہ مجھے اختیار نہیں کہ تمھیں کچھ دے دوں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۵۷۶: ایک شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میری ماں وفات پا چکی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے خیرات کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۷۷، ۲۵۷۸: (سعد بن عبادہؓ کی والدہ کے لیے صدقہ): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۵۷۳۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۵۷۹: (یتیم لڑکیوں اور عورتوں سے انصاف کرنے کا حکم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۳۲۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۲۵۸۰: (حضرت عمرؓ کے باغ کی خیرات اور اس کے لیے وصیت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۵۴۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۵۸۱: یتیم کے ولی بارے میں آیت، وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ [یعنی یتیم کا سرپرست، مالدار ہے تو وہ پرہیز گاری سے کام لے اور اگر وہ محتاج ہے تو دستور کے مطابق (اپنے حق کے لحاظ سے) کھائے (النساء:۶)] نازل ہوئی ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۸۲: ارشاد نبویؐ ہے کہ ۷ باتیں ہلاک کرنے والی ہیں، ان سے دور رہو۔ ۱) شرک کرنا، ۲) جادو کرنا، ۳) حرام جانور کو ناحق مارنا، ۴) سود کھانا، ۵) یتیم کا مال کھانا، ۶) جہاد سے فرار اختیار کرنا، اور ۷) پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۵۸۳: رسول مکرمؐ جب مدینہ تشریف لائے تو آپؐ کے پاس کوئی خادم نہ تھا۔ میری والدہ کے دوسرے شوہر ابو طلحہؓ مجھے آنحضرتؐ کے پاس لے گئے اور خدمت پر مامور کر دیا۔ میں نے سفر اور حضر میں خدمت کی لیکن آپؐ نے میرے کام کرنے یا نہ کرنے پر کبھی کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۵۸۴: (ابو طلحہؓ کا آل عمران کی آیت ۹۲ کے مطابق اپنے محبوب کنویں کا صدقہ دینا اور حضورؐ کی انھیں ہدایت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۶۸۔ راوی: عبد اللہ بن ابو طلحہؓ۔

حدیث ۲۵۸۵: (ایک باغ کا صدقہ): یہ مکرر حدیث ہے، دیکھیں حدیث ۲۵۷۳۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۵۸۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مسجد کی تیاری کا حکم فرمایا اور بنی نجار سے کہا کہ تم اس کے لیے اپنا باغ قیمتاً میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ انھوں نے کہا، ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں لیں گے۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۵۰)۔

حدیث ۲۵۸۷، ۲۵۸۸: (حضرت عمرؓ کے باغ کی خیرات اور وصیت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۵۴۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۵۸۹: (مسجد نبویؐ کی تیاری اور بنی نجار کا باغ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۸۶۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۵۹۰: حضرت عمرؓ کو آنحضورؐ نے اپنے صدقہ کیے ہوئے گھوڑے کو واپس خریدنے سے منع فرمایا۔ راوی ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۰۰ اور ۱۴۰۱)۔

حدیث ۲۵۹۱: نبی معظمؐ نے فرمایا، "میرے وارث نہ دینار تقسیم کریں نہ درہم، بلکہ جو کچھ میں اپنی بیویوں کے خرچ اور ان کے کارندوں کی اجرت سے فاضل چھوڑ دوں، وہ صدقہ ہے"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۵۹۲: حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں شرط مقرر کی تھی کہ۔۔۔ جو شخص اس کا متولی ہو وہ اس میں سے کھالے اور اپنے دوست کو کھلا دے، لیکن شرط یہ کہ وہ اس طریقے سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۵۹۳: (مسجد نبویؐ کی تیاری اور بنی نجار کا باغ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۸۶۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۵۹۴: (جابرؓ کے والد کی شہادت کے بعد ان کے قرض کی ادائیگی میں آنحضرتؐ کی معجزانہ امداد): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۳۸ اور ۲۲۳۹۔ راوی: جابر بن عبد اللہ انصاریؓ۔

Siddiqui Publications